REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۶ فتح ہش ۱۳۳۵ | ۱۶ دسمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"عام طبیعت اچھی ہے۔ لیکن کمزوری ابھی تک باقی ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالٰی کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

- حضور ایدہ اللہ تعالٰی نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

امریکہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے شریک ملکوں کو جدید ترین اسلحہ فراہم کرے گا

"نیٹو" کی وزارتی کونسل میں امریکی وزیر دفاع چارلس ولسن کا اعلان

پیرس ۱۵ دسمبر۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر چارلس ولسن نے معاہدہ شمالی اوقیانوس کی وزارتی کونسل میں کل اعلان کیا کہ امریکہ آئندہ سال کے امدادی پروگرام کے تحت معاہدہ میں شریک ملکوں کو جدید ترین اسلحہ فراہم کرے گا۔ اس میں ریڈیائی لہروں سے کنٹرول ہونے والے ہتھیار بھی شامل ہوں گے۔ مسٹر ولسن نے جس وقت یہ اعلان کیا۔ اس وقت کونسل میں سالانہ رپورٹ پر بحث ہو رہی تھی۔ ایک امریکی ذریعہ نے خیال ظاہر کیا ہے کہ چونکہ از روئے قانون امریکہ ایٹمی مواد اور ایٹمی ہتھیار امریکہ سے باہر نہیں بھیج سکتا۔ اس لئے اس جدید اسلحہ میں براہ راست ایٹمی دھماکوں والے ہتھیار شامل نہیں ہوں گے۔ البتہ ایک اطلاع کے مطابق امریکہ نے اپنے ساتھی ملکوں کو ایٹمی ہتھیاروں کے بعض راز اور ماہرین فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ تاکہ معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ممبر ممالک اپنی دفاعی قوت کو ترقی دے سکیں۔ یہ سہولت صرف ان ملکوں کو ہی دی جائے گی۔ جو اپنے دفاعی پروگراموں کو وسیع کرنے اور انہیں ترقی دینے پر آمادہ ہوں۔

نیٹو کی وزارتی کونسل کے چار روزہ اجلاس کے بعد کل رات جو بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں مشرق وسطیٰ کی موجودہ حالت پر بہت تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ بیان میں لکھا ہے کہ چونکہ عالمی امن کے لئے مشرق وسطیٰ کی سلامتی اور اس کا استحکام نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کونسل اس علاقے کے حالات کا بنظر غائر مطالعہ کرتی رہے گی۔ بیان میں نہر سویز کو جلد از جلد صاف کرنے اور عربوں اور اسرائیل کے درمیان مستقل صلح کرانے پر زور دیا گیا ہے۔ روس نے ہنگری کے باشندوں پر جو ظلم روا رکھا ہے۔ بیان میں اس پر بھی بہت رنج و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے ؛

— پشاور ۱۵ دسمبر ۱۲ فروری ۵۷ء سے پشاور میں وسیع پیمانے پر ایک صنعتی میلہ شروع ہو رہا ہے۔ اس میں امریکہ۔ چین اور روس بھی سٹال لگائیں گے۔ اور اپنے اپنے ملک کی مصنوعات پیش کریں گے ؛

— لنڈن ۱۵ دسمبر۔ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن جمیکا میں تین ہفتہ آرام کرنے کے بعد کل لنڈن واپس پہنچ گئے ؛

مخالفین کی طرف سے انچارج سیرالیون مشن کے خلاف مقدمہ

احباب سے دعا کی درخواست

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون مشن کے خلاف مخالفین نے ایک جھوٹا مقدمہ دائر کر کے عدالت سے ۵۰۳ پونڈ کی ڈگری لے لی ہے۔ عدالت اعلیٰ میں اپیل کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰی مخالفین کو ان کے ارادوں میں ناکام و نامراد فرمائے۔

(وکالت تبشیر)

حکومت پاکستان نے سلامتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے براہ راست اور ٹھوس اقدامات شروع کر دیئے

کراچی ۱۵ دسمبر۔ حکومت پاکستان سلامتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر پھر بحث شروع کرنے کے لئے براہ راست اور ٹھوس قدم اٹھا رہی ہے۔ کل ماہروں کے ایک اجلاس میں ڈیڑھ گھنٹے تک اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ ان مذاکرات میں وزیر خارجہ ملک فیروز خان نون اور مشیر امور کشمیر جناب دین محمد وزارت خارجہ کے سیکرٹری جناب ایس۔ اے بیگ اور سابق وزیر اعظم جناب چوہدری محمد علی بھی شریک ہوئے۔ ان مذاکرات کے بعد دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس بارے میں سلامتی کونسل کو جو یادداشت بھیجی جائے گی۔ ماہرین کی ایک کمیٹی نے اس کا مسودہ تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ بحث کے وقت سلامتی کونسل میں جو وفد پاکستان کی طرف سے شریک ہوگا۔ اس کے ناموں کا اعلان وزیر اعظم [illegible]

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

سعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۵۶ء

نعروں کی ماری ہوئی قوم

ذیل میں ہم "صدق جدید" لکھنؤ کی حالیہ اشاعت سے ایک تبصرہ کی کچھ عبارت نقل کرتے ہیں:۔

"سچ یہ ہے۔ کہ نعرہ بازوں کی شکار اور نعروں کی ماری ہوئی قوم کی کوئی مثال اگر اس وقت ڈھونڈنا ہو تو وہ مسلمان ہی ملیں گے۔ جوشیلی تقریریں بھی اپنا ایک وزن اور مقام رکھتی ہیں۔ اور تحریک خلافت کے ابتدائی دور میں تو ان کی بڑی ضرورت بھی تھی۔ لیکن قوم کو چاٹ اسی طلسم ہوش ربا کی پڑ گئی۔ اور نقصان پر نقصان اٹھاتی رہی۔ خصوصاً مسلم لیگ کے آخری دور اور تحریک آزادیٔ حیدر آباد کے بھی آخری دور میں تو اس نے قیامت کے نقصانات پہنچا دیئے۔ لیکن طبیعتیں برابر اسی افیون کا نشہ تلاش کرتی رہیں۔ اور پاکستان کا جو حال اندرونی انتشار اور خلفشار کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ وہ تو کہنا چاہیئے۔ کہ اس نعرہ باز طرز زندگی کا ثمرہ ہے۔"

یہ الفاظ پاکستانی مقرروں خاصکر دینی مقرروں کے لئے بصیرت افروز ہیں۔ سیاسی معاملات میں جہاں اکثر عام بے علم ووٹوں کو متاثر کر کے اپنا حامی بنانا ہوتا ہے۔ جوشیلی تقریریں ایک حد تک جائز سمجھی جا سکتی ہیں۔ اگرچہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج کل وہ لوگ بھی جو عوام کہلاتے ہیں۔ وقتی جوشیلی تقریروں کو محض تفریح سمجھتے ہیں۔ اور ان پر بھی ایسے مقرروں کا کوئی پائیدار اثر نہیں ہوتا۔

چنانچہ سید عطاء اللہ صاحب بخاری جو خود بڑے جوشیلے مقرر ہیں۔ اور نعرہ بازی کے خود بڑے دلدادہ ہیں۔ اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ کہ لوگ تقریریں تو ہماری سنتے ہیں۔ لیکن ووٹ مسلم لیگ کو دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ایک نعرہ باز مقرر وقتی طور پر تو سامعین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کی تقریر کا اثر حقیقی طور پر ان پر نہیں ہوتا۔ اور ایسی تقریر کی جو غرض ہوتی ہے۔ وہ پوری نہیں ہوتی۔

الغرض آج عوام بھی صرف ایسی تقریروں سے صحیح طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ جو سنجیدگی اور تحمل سے کی جائیں۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ شعلہ بیانیاں کچھ عرصہ کے لئے عوام کو بھڑکا دیں۔ اور مقرر وقتی طور پر اپنا مدعا حاصل کر لے۔ جو فساد فی الارض پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں خود عوام بھی ان حرکات سے نادم ہوتے ہیں۔ جو وہ ایسی تقریر دل سے متاثر ہو کر کرتے ہیں۔ بعد میں جب وہ نشہ اتر جاتا ہے۔ جو شعلہ ناک تقریروں سے ان کے دل و دماغ پر قابو پا لیتا ہے۔ تو ان کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جیسی کہ ہر نشہ اتر جانے کے بعد محسوس ہوتی ہے۔

بے شک بعض تقریریں جادو کا اثر رکھتی ہیں۔ اور سننے والوں کے ہوش ایک عرصہ کے لئے کھو دیتی ہیں۔ ایسی تقریریں میدان جنگ میں تو واقعی مفید ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات فوری حالات میں نہایت ضروری ہوتی ہیں۔ لیکن عام حالات میں جبکہ ملک و قوم کو امن و سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض اہم مسائل کے حل کے لئے فکر و غور لازمی ہوتا ہے۔ ایسے حالات میں اور ایسے مسائل پر جوشیلی اور ہوش اڑا دینے والی تقریریں لسا اوقات ملک و قوم کے لئے سخت زحمت اور مصیبت کا باعث بن جاتی ہیں۔

افسوس ہے جیسا کہ مندرجہ بالا عبارت میں کہا گیا ہے۔ پاکستان میں تقریروں کا انداز عادتاً کچھ ایسی ہی صورت اختیار کر گیا ہے۔ کہ سیاسی تو سیاسی دینی مسائل پر بھی اشتعال انگیز تقریریں کی جاتی ہیں۔ اور عوام کے جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ جس کا آخر میں ملک و قوم کو خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔

پاکستان میں ایسے مذہبی اشتعال انگیز مقررین کثرت سے موجود ہو گئے ہیں۔ جو مسلمانوں کے فرقوں کے درمیان دھینگا مشتی کرانا ہی اپنی فصاحت و بلاغت کا کمال سمجھتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں نت نئے ایسے حادثات ہو جاتے ہیں۔ کہ فریقین لفظوں کی جنگ کرتے کرتے مکوں۔ اینٹوں۔ پتھروں اور ڈنڈوں کی جنگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور کئی ایک زخمی اور راہیٔ عدم ہو جاتے ہیں۔ اور حکومت کے ارباب نظم و نسق کے لئے باعث مصیبت بنتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعد میں ہر فریق اپنے زخمیوں اور مقتولوں کو شہید بنا کر شان و شوکت سے زخمیوں اور مرنے والوں کے جنازوں کے جلوس نکالتے ہیں۔ اور اس طرح عوام کو ایک دوسرے کے خلاف اور بھی بھڑکاتے اور قوم کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور دلوں میں تلخیاں پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ بعض مقررین تو اشتعال انگیزی کے فن میں اتنے ماہر ہو چکے ہیں۔ کہ ایک طرف تو نہایت پر زور انداز سے اعلان کرتے جاتے ہیں۔ کہ ہم فساد انگیزی کی مذمت کرتے ہیں اور عوام کو پر امن رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف ایسے ذو معنی فقرے بھی استعمال کر جاتے ہیں۔ کہ جن کا بیّن اشارہ فساد انگیزی کی طرف ہوتا ہے۔

یہ منافقانہ اور فساد انگیز انداز ہمارے اکثر ایسے مقررین کی تقریروں میں بھی اکثر پایا جاتا ہے۔ جو دعوے کرتے ہیں۔ کہ ان کی تقریریں سنجیدگی اور متانت کے اصولوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ اور وہ نعرہ بازی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بظاہر وہ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کہ ان کے معنی نیک نیتی پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا اصل مدعا اشتعال انگیزی ہوتا ہے۔ اور وہ الفاظ اس طرح ترتیب دیتے ہیں۔ کہ ان کا مفہوم سامعین بالکل وہی لیتے ہیں۔ جو مقرر حقیقت میں انہیں سمجھانا چاہتا ہے۔

یہ طریق فساد فی الارض کو ہوا دینے کے لئے کھلم کھلا نعرہ بازی سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں ہمارے مقرروں کی ان تقریروں میں بھی مل سکتی ہیں۔ جو خلاصہ کے طور پر بڑی احتیاط سے اور قانون کی زد سے محفوظ رہنے کے متعلق غور و خوض کے بعد اخبارات یا ٹریکٹوں میں شائع کی جاتی ہیں۔ اس کی سادہ سی مثال کسی مقرر کا یہ انتباہی قول پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ایسا ہوا یا نہ ہوا۔ تو عوام فساد کر دیں گے۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ فساد ہرگز نہ ہو۔ کیونکہ یہ ہماری قوم کے لئے سخت ضرر رساں ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

یا ایک سنّی مقرر کہتا ہے۔ کہ شیعہ دوستوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ دوسروں کے جذبات کو مجروح نہ کریں۔ اس لئے وہ گھوڑے کا جلوس اول تو نکالیں ہی نہیں یا اگر نکالیں۔ تو سنّیوں کی آبادی کے قریب سے نہ گذریں۔ فلاں گلی یا فلاں بازار سے پرہیز کریں۔ ورنہ .... اگر یہ ہو گیا۔ یا وہ ہو گیا۔ تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ اب سامعین جو اکثر سنّی ہی ہوں گے۔ وہ ان الفاظ سے کیا ہنٹ (Hint) لیں گے یہی کہ اگر شیعہ ذرا بھی اس سے انحراف کریں۔ تو بس پل پڑو۔ اور وہ اپنی جگہ پر جنگ و جدل کی تیاریاں شروع کر دیں گے۔ اور آخر کسی نہ کسی طرح وہ حادثہ ہو جائیگا۔ جس سے بچنے کے لئے مقرر صاحب نے بظاہر انتباہ کیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ مقرر سے بعد میں پرسش ہو۔ تو وہ صاف کہد یتا ہے۔ کہ دیکھا نا ہم نے تو پہلے کہہ دیا تھا۔ ہم نے تو صحیح اندازہ لگا کر پہلے ہی نتائج کو بھانپ لیا تھا۔ ہماری بات نہیں مانی۔ تو وہی ہوا نا جو ہم کہتے تھے۔ اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔ اگر کوئی ڈاکٹر کہدے۔ کہ اگر فوری طور پر علاج نہ کیا۔ تو مریض جان بحق ہو جائیگا۔ اور علاج نہ کرنے سے مریض واقعی جان بحق ہو جائے۔ تو یہ بات تو ہماری مصلحت اندیشی پر دال ہے۔ نہ کہ الٹا ہمیں ہی ملزم گردانا جائے۔

الغرض ہمارے نعرہ باز اور بظاہر غیر نعرہ باز مقررین نے فساد انگیزی کے لئے نہایت باریک اسلوب بیان ایجاد کر رکھے ہیں۔ جن کو وہ نہایت چابکدستی سے استعمال کرتے ہیں۔ اور اشتعال انگیزی کو انہوں نے ایک خاصہ فن بنا کر رکھ دیا ہوا ہے۔ اور آج پاکستان میں وہی مقرر سب سے بہتر مانا جاتا ہے۔ جو اس فن کا ماہر ہو۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس

محترم جناب چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی خطاب فرمائیں گے

قرار پایا ہے کہ مورخہ ۲۵ر دسمبر بروز منگل بوقت دس بجے دن مسجد مبارک میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا سالانہ اجلاس ہو۔ اس اجلاس کا موضوع گفتگو "مشرق وسطیٰ کے حالات اور ہمارا فرض" تجویز ہوا ہے۔ دیگر مقررین کے علاوہ جناب چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بھی حاضرین سے خطاب فرمائیں گے۔ شمولیت کے لئے عام دعوت ہے۔ (پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن)

چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ کی پریشان خیالیاں

از مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ گجرات

قسط دوم

نظام کی کشش کا غیر معقول عذر

چیمہ صاحب جو شب تحریر میں یہ تو لکھ گئے کہ جماعت کے جمہور کو اپنے امام کے عقائد سے اختلاف ہے۔ لیکن ان کو یکدم یہ خیال آیا۔ کہ اس غیر معقول بات کو کون مانے گا۔ کہ ان لوگوں کی اکثریت جنہوں نے اپنی رضا و رغبت سے ایک شخص کے عقائد کو جانتے ہوئے اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ پھر کس طرح اس کے عقائد سے اختلاف کر سکتی ہے۔ اگر ان کے نزدیک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عقائد نہیں بلکہ اہل پیغام کے درست ہیں۔ تو وہ کیوں آپ کی بیعت سے آزاد ہو کر لاہوری جماعت میں شامل نہیں ہو جاتے؟ تو اس کا جواب چیمہ صاحب یہ دیتے ہیں

"محض ایک نظام کی کشش نے انہیں ان سے منسلک کر رکھا ہے"

بظاہر کیا معصومانہ جواب ہے۔ اس جواب کو اپنے ما سبق سے ملا کر پڑھیے تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ عقائد تو لاہوری جماعت کے درست ہیں مگر نظام کی کشش حضرت خلیفۂ ثانی کے پاس ہے اس لئے جماعت کی اکثریت باوجود اختلاف عقیدہ کے حضرت خلیفۂ ثانی کے ساتھ منسلک ہے۔ لیکن جو "صلائے عام" چیمہ صاحب نے ان نئے فتنہ پردازوں کو دی ہے۔ اس کو ذرا دوبارہ ملاحظہ فرمایئے فرماتے ہیں۔

"ہمارے ہاں ان کے لئے عزت کی جگہ ہے تبلیغ کے لئے مواقع ہیں۔ تقریر کے لئے اسٹیج ہے تبلیغ کے لئے تنظیم ہے۔"

گویا لاہوری جماعت میں "عزت کی جگہ بھی ہے" "تبلیغ کے لئے مواقع بھی ہیں" اور سب سے بڑھ کر تبلیغ کے لئے تنظیم بھی ہے۔ تو پھر اس اصل سوال کا کیا جواب ہے کہ جب عقائد بھی آپ کے درست ہیں۔ عزت کی جگہ بھی آپ کے پاس ہے اور "نظام کی کشش" بھی آپ کے ہاں موجود ہے۔ تو جماعت کے جمہور باوجود اختلاف عقیدہ کے حضرت خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ کیوں ہیں؟ آپ کی جماعت میں کیوں شامل نہیں ہوتے؟

ایک ہی مضمون میں اس قسم کے متضاد خیالات حد درجہ کی پریشان خیالی پر دلالت کرتے ہیں۔

"مسیح کی اولاد"

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت چیمہ صاحب نے بعض نئے "نکاتِ معرفت" بیان فرمائے ہیں فرماتے ہیں۔

"مسیح ثانی مسیح اول کی طرح جمال کی دلآویزیاں بکھیرتا رہا۔ حقانیت اسلام کے متعلق اسنے دلائل کے انبار لگا دیئے۔ وہ مسیح کی طرح تمثیلوں میں بولتا اور اشاروں سے بات کرتا تھا۔ وہ سراپا نور تھا اس لئے اسے اولاد بھی روحانی دی گئی مصلحت ایزدی نے اس کی تمام جسمانی اولاد کو اس کی اصل تعلیمات سے محروم کر دیا۔ اور وہ اس کی اصلی روح سے دور جا پڑے پس مسیح کی آل اس کی روحانی اولاد قرار پائی"

اس عبارت میں چیمہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درحقیقت مقدس مگر بقول چیمہ صاحب "گمراہ اولاد" کے ناحق پر ہونے کی نئی فلاسفی پیش فرمائی ہے فرماتے ہیں "کہ مشیت ایزدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جسمانی اولاد کو روحانیت سے اس لئے محروم کر دیا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام سراپا نور تھے"

اور چیمہ صاحب کے نزدیک جو ہستیاں سراپا نور ہوتی ہیں۔ ان کی جسمانی اولاد نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ صرف روحانی ہوتی ہے۔ یہ وہ نیا نکتہ ہے جو گذشتہ ۴۴ سال میں لاہوری فریق کے کسی بزرگ کو نہیں سوجھا۔ یہی دفعہ چیمہ صاحب کو سوجھا ہے۔ اگر چیمہ صاحب کے اس نکتہ کو ایک منٹ کے لئے بھی درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو گذشتہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نبوت سے یکدم ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے ہمارا ایمان ہے کہ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسحاقؑ۔ حضرت یعقوبؑ حضرت داودؑ۔ حضرت اسمٰعیل اور سب سے بڑھ کر سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر جملہ انبیاء علیہم السلام "سراپا نور" تھے۔ لیکن ان کے سراپا نور ہونے کے باوجود ان سب کو اللہ تعالےٰ نے ایسی جسمانی اولاد عطا فرمائی۔ جو روحانی لحاظ سے بھی ان کی اولاد قرار پائی۔ لیکن شاید چیمہ صاحب کے نزدیک یہ انبیاء علیہم السلام "سراپا نور" نہ تھے۔ بلکہ ان میں نعوذ باللہ "ظلمت" کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور تھا۔ تبھی تو ان کو فقط روحانی اولاد نہ ملی۔ اور مصلحت ایزدی نے ان کی جسمانی اولاد کو "ان کی اصلی تعلیمات سے محروم نہ کیا۔ بقول چیمہ صاحب اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام "سراپا نور" ہوتے۔ تو ان کے دونوں جسمانی بیٹے حضرت اسمٰعیل و اسحاق علیہما السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد قرار نہ پاتے۔ بلکہ مصلحت ایزدی ان کی اس جسمانی اولاد کو ان کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیتی۔ اور وہ حضرت ابراہیمؑ کی اصلی روح سے دور جا پڑتے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا جو سیدۃ النساء اھل الجنۃ ہیں (یعنے تمام جنتی عورتوں کی سردار) کا بھی یہی حال ہوتا۔ لیکن کیا کوئی اہل ایمان ایک منٹ کے لئے بھی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو سکتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء علیہم السلام "سراپا نور" نہ تھے؟ اور ان کو کوئی جسمانی اولاد نہیں ملی؟ ہمیشہ حق و صداقت سے دور جا پڑنے والے انسان اپنے خلاف حق نظریات کو اسی قسم کی بے سروپا باتوں کے ذریعہ درست ثابت کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

اے کاش چیمہ صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح فیصلہ سے روگردانی نہ کرتے۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ انہی ہستی کی زبانی چیمہ صاحب کو سناتے ہیں۔ جسکو انہوں نے "سراپا نور" تسلیم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں

ان اللہ یھبہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یاباہ ویکون من عباد اللہ المکرمین

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۸)

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یتزوج و یولد لہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ مسیح موعود کو یقیناً صالح بیٹا عطا فرمائے گا جو اپنے باپ (مسیح موعود) سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ اور آپ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے نیک اور مکرم بندوں میں سے ہوگا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود دونوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مسیح موعود کو جو "سراپا نور" تھا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ جمعرات جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

ایسی اولاد ہی جو سراپا نور اور جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے مسیح موعود کی اولاد کہلانے کی مستحق ہے۔ البتہ وہ لوگ جو اس اولاد کے دشمن ہوئے اور مصلحت اپڈوی نے ان کو مسیح موعود کی اصلی تعلیمات سے محروم کر دیا۔ اور وہ اس کی اصلی روح سے دور جا پڑے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور دیگر تحریرات بھی چیمہ صاحب کے لئے مشعل راہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کو برادر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنے مضمون میں بالتفصیل درج فرمایا ہے۔ اسلئے ان کی تکرار کی ضرورت نہیں۔

"بڑے اور چھوٹے آدمی"

چیمہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ مسیح کی شان تھی کہ جتنا بڑا آدمی اس کے ساتھ لگتا۔ وہ اس سے بھی بڑا ہو جاتا . . . . اس کے برعکس چھوٹے آدمیوں کی طرز یہ ہے کہ بڑے ان کے ساتھ لگ کر چھوٹے بن جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے کئی بڑے آدمی میاں محمود احمد کے ساتھ ہو کر چھوٹے بن گئے۔ منافق کہلائے حقیر سمجھے گئے۔ اور ذلت کی نظروں سے دیکھے گئے . . . . خلافت محمودیہ نے کوئی بڑا آدمی پیدا نہیں کیا"۔ اگر پہلے فقرہ میں سبقتِ قلم یا کتابت کی غلطی نہیں۔ تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ بعض "بڑے آدمی" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ لگنے کے بعد نعوذ باللہ حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بڑے ہو گئے۔ جو صریحاً نہ صرف غلط اور خلاف عقل ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی کھلی توہین بھی ہے۔ چیمہ صاحب نے ایسے بڑے آدمیوں کے نام بھی گنائے ہیں۔ یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ مولانا محمد احسن صاحب امروہی۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب۔ کیا چیمہ صاحب اور دوسرے غیر مبائعین کے نزدیک یہ بزرگان حضرت مسیح موعودؑ سے بھی بڑے تھے؟۔ اگر چیمہ صاحب کی اس فقرہ سے یہ مراد نہیں اور یہ سہو کتابت یا سبقت قلم کا نتیجہ ہے۔ اور فقرہ "وہ اس سے بھی بڑا ہو جاتا" سے ان کی مراد "وہ اور بھی بڑا ہو جاتا ہے"۔ تب بھی میں اپنے عقیدہ کے لحاظ سے اس میں یہ اصلاح تجویز کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہ صرف یہ شان تھی کہ بڑے آدمی حضور کی فیض صحبت اور قوت قدسیہ سے اور بھی بڑے ہو جاتے تھے۔ بلکہ حضور کی یہ شان بھی تھی کہ چھوٹے اور حقیر آدمی بھی حضور کی قوت قدسیہ کے طفیل بڑے آدمی بن جاتے تھے۔ اور وہ جو روحانی لحاظ سے مردہ تھے۔ حضور کے دم مسیحائی سے زندہ ہو جاتے تھے۔ خیر یہ تو اپنے اپنے ایمان اور ذوقِ نظر کی بات ہے۔ اصل کلام تو مندرجہ بالا اقتباس کے دوسرے حصہ میں ہے۔

چیمہ صاحب فرماتے ہیں کہ "جماعت احمدیہ کے کئی بڑے آدمی میاں محمود احمد کے ساتھ ہو کر چھوٹے بن گئے۔ منافق کہلائے حقیر سمجھے گئے۔ اور ذلت کی نظروں سے دیکھے گئے"۔ مگر چیمہ صاحب نے ایسے "کئی" بڑے آدمیوں کے نام لینے کی تکلیف نہیں فرمائی۔ اسلئے میں چیمہ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسے "کئی آدمیوں" کی فہرست شائع کریں۔ جو خلافت ثانیہ سے وابستہ ہونے سے پہلے تو "بڑے" تھے۔ خلافت ثانیہ سے وابستگی کے بعد "چھوٹے بن گئے۔ اور منافق کہلائے"۔ اگر چیمہ صاحب ان "کئی" میں سے کم از کم پانچ نام ہی گنوا دیں۔ تو ہم سمجھ لیں گے کہ چیمہ صاحب نے بقائمی ہوش و حواس یہ فقرہ لکھا ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ ہمیں ایک بھی ایسا آدمی نظر نہیں آیا۔ ہاں ممکن ہے۔ کہ چیمہ صاحب کی اُن "کئی بڑے آدمیوں" سے مراد میاں عبدالمنان۔ عبدالوہاب۔ غلام رسول ۳۵۔ حمید ڈاڈھا۔ مولوی علی محمد اجمیری۔ نذیر احمد ریاض۔ صلاح الدین بنگالی۔ محمد حیات تاثیر وغیرہ مخرجین سے ہو۔ کیونکہ چیمہ صاحب نے اپنے اس مضمون میں ان کو "ترقی پسند طبقہ" اور "زبردست تحریک آزادی کے علمبردار" وغیرہ خوشنما خطابات سے نوازا ہے اور "رجز" پڑھ پڑھ کر ان کو اپنی باغیانہ سرگرمیاں تیز سے تیز تر کرنے کے لئے اُبھارا ہے۔ اور بظاہر یہی وہ لوگ ہیں۔ جو چیمہ صاحب کے ان الفاظ کہ "وہ منافق کہلائے۔ حقیر سمجھے گئے اور ذلت کی نظروں سے دیکھے گئے"۔ کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمارا یہ قیاس درست ہے تو ہم چیمہ صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ مخرجین تو قریباً سب کے سب پیدائشی احمدی ہیں۔ اور ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جو دور خلافت ثانیہ سے پہلے بلوغت تو کیا سن جد بوجھ کی عمر کو بھی پہنچا ہوا ہو۔ پھر چیمہ صاحب کے نزدیک کن معنوں میں یہ لوگ خلافت سے وابستگی سے پہلے "بڑے آدمی" تھے۔ ان مخرجین میں سے ایک بھی ان دو صورتوں سے خالی نہیں کہ یا تو اس کی پیدائش خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہوئی یا اس نے ہوش اس عہد سعادت مہد میں سنبھالا۔ پھر سوال یہ ہے کہ اگر چیمہ صاحب کے نزدیک فی الحقیقت "غلام رسول ۳۵ اور حمید ڈاڈھا وغیرہ "بڑے آدمی" ہیں۔ تو پھر چیمہ صاحب کے اس دوسرے فقرہ کا کیا مطلب ہے کہ:۔

"خلافت محمودیہ نے کوئی بڑا آدمی پیدا نہیں کیا"۔ ان فتنہ پردازوں کو ہم "بڑا آدمی" سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ آپ کے نزدیک تو وہ "بڑے آدمی" ہیں۔

چیمہ صاحب! بغض محمود اور جوشِ خطابت میں ان فتنہ پردازوں کو "بڑا آدمی" کہکر آپ عجیب مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ اور اس وجہ ہمارے مندرجہ سوالات کا جواب آپ کے ذمہ ہے:۔

(ا) کیا وہ "بڑے آدمی" جو بقول آپ کے حضرت مسیح موعود کے ساتھ لگ کر اور بھی بڑے ہو گئے تھے۔ وہ حمید ڈاڈھا۔ غلام رسول ۳۵ نذیر احمد ریاض۔ مولوی عبدالوہاب عبدالمنان وغیرہ کی طرح ہی "بڑے آدمی" تھے؟

(ب) آپ نے حضرت خلیفہ اول رضؓ مولانا عبدالکریم صاحبؓ مولوی محمد علی صاحب وغیرہ جن بزرگان وغیرہ کے نام اس سلسلہ میں لئے ہیں۔ کیا ان "مخرجین" کو بھی ان کی صف میں شمار کرتے ہیں؟

(ج) خلافت ثانیہ جن چند لوگوں کو فتنہ پرداز اور منافق اور ناکارہ قرار دے کر جماعت سے خارج کرتی ہے آپ کے معیار کے مطابق وہ "بڑے آدمی" ہوتے ہیں۔ تو پھر وہ لاکھوں لاکھ احمدی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دامن سے انتہائی خلوص کے ساتھ وابستہ ہیں وہ کیا کہلانے کے مستحق ہوں گے؟

(د) اگر آپ کے طرز استدلال کی نقل کر کے کوئی احراری یہ کہے کہ عبدالحکیم خان پٹیالوی مترجم قرآن بزبان (انگریزی) چراغ دین جموں نی۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ۔ سید عباس علی لدھیانوی (جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آکر بعد میں جماعت سے علیحدہ ہو گئے یا علیحدہ کئے گئے) "بڑے آدمی" تھے۔ لیکن نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہو کر چھوٹے بن گئے تھے۔ منافق کہلائے حقیر سمجھے گئے۔ اور ذلت کی نظروں سے دیکھے گئے۔ تو آپ کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟

(ذ) عبداللہ بن ابی بن سلول رأس المنافقین منافقہ طور پر اسلام قبول کرنے سے پہلے ایک "بڑا آدمی" تھا۔ اتنا بڑا کہ اہل مدینہ اس کو اپنا [illegible] لیڈر تسلیم کر کے اس کی تاج پوشی کا جشن منانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ اور اس کے لئے سنہری تاج بھی تیار ہو رہا تھا۔ مگر مسلمان ہونے کے بعد وہ نہ صرف منافق بلکہ "رأس المنافقین" کہلایا۔ حقیر سمجھا گیا۔ اور نفرت اور اور حقارت کی نظر سے دیکھا گیا۔ اگر آپ کے طرز استدلال کی نقل میں کوئی آریہ یا عیسائی ہمارے آقا و سردار سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس و مطہر پر اعتراض کرے۔ تو آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ یہی حال عبداللہ بن ابی سرح کاتب وحی اور ابو عامر راہب وغیرہ مخرجین و مرتدین کا بھی ہے۔ لیکن کیا اس وجہ سے کہ ان لوگوں کو منافق اور فتنہ پرداز قرار دے کر اسلام سے خارج قرار دیا گیا اور نفرت اور حقارت کی نظروں سے دیکھا گیا۔ کیا کسی مخالف کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ چیمہ صاحب کی طرح محض اعتراض بغرض اعتراض اور سخن آرائی کے لئے ان کو "بڑے آدمی" قرار دے؟

چیمہ صاحب آپ کو ہم سے لاکھ اختلاف عقائد سہی۔ خلافت محمود ایدہ اللہ سے لاکھ بغض و عناد سہی۔ لیکن آپ یہ تو نہ بھولیں کہ آپ خود کو ایک مذہبی جماعت سے وابستہ قرار دیتے اور عاشق قرآن کہتے ہیں۔ پھر حافظ قرآن ہوتے ہوئے۔ قرآن مجید کی یہ آیت کیوں آپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئی کہ:۔

لا یجرمنکم شنآن قوم ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر برانگیختہ نہ کرے۔ کہ تم دامن عدل و انصاف اپنے ہاتھ سے چھوڑ دو

تم عمل کرو۔ یہی تقویٰ کا اقتضاء ہے۔

چیمہ صاحب! میاں عبدالمنان ایڈ کو آج آپ ہماری دشمنی کے باعث "بڑے آدمی" قرار دیں۔ تو آپ کی مرضی ہے۔ لیکن اپنے اس مضمون سے چند ہی دن پہلے خود آپ نے مجھ سے عبدالمنان کے بارے میں کہا تھا کہ:۔

"یہ شخص کسی شخصیت کا مالک نہیں ہے" اور آپ نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ مجھے اس شخص نے قطعاً "Impressed" (متاثر) نہیں کیا۔" خیر یہ تو آپ کی "مصلحت اندیشی" کا معاملہ ہے۔ لیکن آیئے میں آپ کو بتاؤں۔ کہ "بڑا آدمی" کون ہوتا ہے؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ

"ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم"

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا آدمی وہ ہے جو تقویٰ کے لحاظ سے بڑا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ:۔

"خلافت محمود نے ایک بھی بڑا آدمی پیدا نہیں کیا۔" چیمہ صاحب! کیا آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں ایک بھی متقی انسان نہیں ہے؟

چیمہ صاحب! آپ کا زیر جواب مضمون تو شروع ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

"احباب ربوہ کے متعلق ہمارے جذبات سب لوگوں کو معلوم ہیں۔ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ انہیں نہ صرف مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ ایمان کی اعلیٰ صفات سے متصف بھی خیال کرتے ہیں۔ وہ احمدی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں بڑی محبت ہے۔"

تو پھر کیا "ایمان کی اعلیٰ صفات سے متصف" اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت کرنے والے یہ مسلمان" آپ کے نزدیک "بڑے آدمی" نہیں ہیں؟ آپ خدا کا خوف اپنے دل میں رکھتے ہوئے کبھی اس سوال کا جواب نفی میں نہیں دے سکتے۔ کیا آپ کے نزدیک حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی۔ حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری۔ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب حضرت مولوی غلام حسین صاحب لاہوری حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ حضرت ملک برکت علی صاحب آف گجرات حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر۔ حضرت نعمت اللہ شہید وغیرہم رضی اللہ عنہم جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبایعین اور خدام میں سے تھے۔ "بڑے آدمی" نہ تھے؟ اور کیا حضور کے موجودہ خدام میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ حضرت مولانا محمد دین صاحب جیسی عظیم الشان شخصیتیں اب بھی موجود نہیں ہیں۔ جو آسمان روحانیت کے درخشندہ ستارے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں۔ کہ یہ بزرگ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ہیں۔ خلافت ثانیہ کا ان کے علو مرتبت میں معتد بہ حصہ نہیں۔ تو اول تو یہ بات قطعاً درست نہیں۔ خلافت ثانیہ سے وابستگی نے ان ہستیوں کو بزرگ سے بزرگ تر بنایا۔ لیکن حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد ایم اے۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب بسمل۔ حضرت حافظ جمال احمد صاحب حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل۔ حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہم وفات یافتگان میں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ وایدہ۔ حضرت سیٹھ عبداللہ اللہ دین، آف سکندر آباد دکن۔ حضرت ڈاکٹر غلام غوث۔ حضرت راجہ علی محمد صاحب آف گجرات۔ جناب چودھری فضل احمد صاحب آف گکرالی ضلع گجرات اور ہزاروں دیگر بزرگ اور سراپا روحانیت ہستیاں زندوں میں اب بھی موجود ہیں۔ ان میں سے مؤخر الذکر معنوں بزرگ تو خود آپ کے وطن مالوف سے تعلق رکھتے ہیں یہ چند نام میں نے محض بطور مثال عرض کئے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں ایسی بزرگ ہستیاں موجود ہیں۔ جو قرآنی معیار کے مطابق یقیناً "بڑے آدمی" ہیں۔ پھر اگر دینی علم و فضل کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو حضرت مولانا سید سرور شاہ حضرت مولوی سید امیر حسین۔ حضرت حافظ روشن علی رض حضرت میر محمد اسحاق حضرت مولانا محمد اسماعیل حلال پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور حضرت مولانا راجیکی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا ابوالعطاء۔ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ حافظ مبارک احمد صاحب مولانا محمد سلیم صاحب۔ ملک سیف الرحمن صاحب وغیرہ علماء کرام کے پایہ کا آپ ایک عالم بھی اپنی جماعت میں پیش نہیں کر سکتے۔ اور اگر دینی اور دنیوی وجاہت کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ میر محمد بخش صاحب۔ مرزا عبدالحق صاحب۔ میاں عطاء اللہ صاحب اور دیگر بیسیوں ہستیاں ہیں۔ جو پیش کی جا سکتی ہیں۔

چیمہ صاحب! جو اعتراض آپ نے ۱۹۵۶ء میں جماعت احمدیہ پر کیا ہے۔ آج سے پچاس سال قبل ۱۹۰۵ء میں بعینہٖ یہی اعتراض عبدالحکیم خاں مرتد نے جماعت احمدیہ پر کیا تھا۔ اور اس کا جو جواب خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیا تھا۔ وہ میں آپ کی آنکھوں کو روشنی پہنچانے کے لئے نقل کرتا ہوں:۔

(ا) "ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے۔ کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دے دی۔ اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی۔ اور بعض میرے لئے وطنوں سے نکالے گئے۔ اور دکھ دئے گئے۔ اور ستائے گئے۔ اور ہزارہا ایسے ہیں۔ کہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ ان کے دل محبت سے پُر ہیں۔ اور بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ اگر میں کہوں کہ اپنے مالوں سے دست بردار ہو جائیں۔ یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کر دیں۔ تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اپنی جماعت کے اکثر افراد میں پاتا ہوں۔ تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تو نے ان دلوں کو اس پُر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا۔ اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۹)

(ب) "میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو سچے دل سے میرے پر ایمان لائے۔ اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت ایسے روتے ہیں۔ کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں۔ کہ موسیٰؑ نبی کے پیروؤں سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہروں پر صحابہؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہتا ہو۔ تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۶-۱۷)

(ج) "میں اکثر دیکھتا ہوں۔ کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں۔ اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں"۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۱)

چیمہ صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ ان کلمات میں ارشاد فرمایا ہے۔ خدا کے فضل سے اب بھی جماعت احمدیہ کی یہی کیفیت ہے۔ اگر آپ کو نظر نہیں آتی۔ تو یہ آپ کی آنکھ کا قصور ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے دشمنوں نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ نوحؑ کے متبعین سب کے سب چھوٹے اور حقیر آدمی ہیں۔ ان میں ایک بھی بڑا آدمی نظر نہیں آتا۔

"وما نراک اتبعک الا الذین ھم اراذلنا بادی الرای"۔ (ہود آیت ۲۸)

کہ تیرے ماننے والوں میں ذلیل اور چھوٹے آدمیوں کے سوا ہمیں اور کوئی نظر نہیں آتا۔

پس آپ نے یہ اعتراض دہرا کر حضرت نوح علیہ السلام کے دشمنوں سے مماثلت پیدا کرنے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کیا۔

ایک سوال

آپ نے اپنے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد صرف خلافت ثانیہ کے وابستگان کے ذکر پر ہی اکتفا کیا ہے۔ حالانکہ ان دو بزرگ ہستیوں کے درمیان (جو باہم خادم و مخدوم ہیں) مقابلہ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر آپ کو جماعت مبایعین سے مقابلہ ہی کرنا تھا۔ تو اپنی جماعت کا کرتے۔ اور بالمقابل اپنی جماعت میں سے بھی چند "بڑے آدمیوں" کا نام لیتے۔ جو آپ کے سابق امیر مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے مرحوم کی امارت سے وابستہ ہونے کے بعد "چھوٹے" سے "بڑے" بن گئے۔ یا اب آپ کے موجودہ امیر مولوی صدر دین صاحب کی امارت یا سابق صدر میاں محمد صاحب لائل پوری کی صدارت سے وابستہ ہونے کے بعد "بڑے آدمی" بنے۔ اس ضمن میں اگر ہم آپ کی طرز استدلال کو اپناتے ہوئے لال حسین اختر اور سید اختر حسین وغیرہ کا نام لیں۔ تو شاید آپ بُرا نہ مانیں گے۔ (باقی)

وقارِ عمل تحریک جدید و جلسہ سالانہ

حضرت اقدس نے ۱۹۵۳ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی تقریر میں ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے کے سلسلہ میں فرمایا تھا:-

ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو!

"تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار۔ ملازمت اور روزگار کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کچھ زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کریں اور یہ آمدنی سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دیں۔"

خطبہ فرمودہ ۲۰/۱/۵۶ میں دوبارہ تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"میں نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ کچھ زائد کام محنت مزدوری کا کریں اور تحریک جدید میں چندہ دیں۔ چنانچہ سینکڑوں روپیہ دوستوں نے محنت اور مزدوری کر کے دین کی خدمت کے لئے دیا۔ لیکن چونکہ اب اس تحریک کو دیر ہو گئی ہے اس لئے اس چندہ میں کمی واقعہ ہو گئی ہے۔"

مال دار بھی حصہ لیں

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے محنت کرو اور زائد آمد پیدا کر کے اس تحریک میں حصہ لو۔ مالدار آدمی بھی چاہے تو اسٹیشن پر جاکر قلی کا کام کرلے اور بازار میں جاکر کوئی مزدوری کرلے اور اس سے جو آمد پیدا ہو تحریک جدید میں دے دے۔"

جلسہ سالانہ کے موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی اگر احباب ہمت کریں تو کئی رنگوں میں اس ارشاد کی تعمیل کی جاسکتی ہے مثلاً (۱) مختلف اشاعتی اداروں سے سلسلہ کی مطبوعہ کتب کمیشن پر حاصل کر کے فروخت کی جائیں (۲) مختلف دوا فروشوں اور اسی قسم کی اور بعض کمپنیوں سے اشیاء حاصل کر کے بذریعہ فروخت جو رقم حاصل ہو اس فنڈ میں پیش کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:- مختلف جماعتوں کے ذمے "وقارِ عمل" کی تھوڑی تھوڑی رقوم مقرر کی گئی ہیں اراکین کو چاہیئے کہ جلد از جلد اسے پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

سٹاک اسسٹنٹس کا ٹریننگ کورس

محکمہ اینیمل ہزبینڈری مغربی پاکستان لاہور کے لئے سٹاک اسسٹنٹس کا چھ ماہ کا ٹریننگ کورس وٹرنری کالج لاہور میں ۱/۱/۵۷ سے شروع ہوگا۔ فیس مکمل کورس دس روپے۔

شرائط:- اینگلو ورنیکلر مڈل۔ مغربی پاکستان کے کاشتکاروں کو ترجیح

درخواستیں ۱۵/۱۲/۵۶ تک لازم۔ انٹرویو کے لئے امیدواران ۱۷/۱۲/۵۶ کو اصل اسناد لے کر کالج کے دفتر میں آویں۔ (پاکستان ٹائمز ۹/۱۲/۵۶) ناظر تعلیم ربوہ

ٹیکنیکل امتحانات ۱۹۵۷ء سٹی اینڈ گلڈس آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ

یہ امتحانات اپریل و مئی میں لاہور میں ہوں گے۔ فیس داخلہ -/۲۵ روپے فی پرچہ۔ زائد فیس -/۷ روپے فی امیدوار۔ نقد یا منی آرڈر سے۔ درخواستیں ۱/۵ تک لازم۔ فارم و سلیبس امتحانات ڈائرکٹر آف انڈسٹریز ویسٹ پاکستان پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور سے طلب ہوں۔

(پاکستان ٹائمز ۹/۱۱/۵۶) ناظر تعلیم ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ اور گذشتہ سال کے بقایاجات

عنقریب سب مجالس کو فرداً فرداً ان کے گذشتہ سال کے بقایاجات کے بارہ میں خطوط بھجوائے جارہے ہیں۔ امید ہے جملہ مجالس کے عہدیدار اور ارکان ان کی ادائیگی کی طرف پوری سنجیدگی کے ساتھ توجہ فرمائیں گے تاکہ گذشتہ بقایاجات کا حساب کلیۃً صاف ہو جائے اور آئندہ سہولت کے ساتھ ہر سال مشخصہ بجٹ کو پورا کیا جا سکے۔ مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان ضروری

جامعہ احمدیہ کے جن فارغ التحصیل طلبہ نے جامعہ احمدیہ سے اپنا لائبریری کا زرِ ضمانت وصول نہیں کیا۔ آخر اپریل ۱۹۵۷ء تک وصول کرلیں۔ اس کے بعد سمجھا جائیگا کہ وہ اپنی رقم جامعہ احمدیہ کو بطور چندہ عطا کر چکے ہیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ

تردید بہائیت میں دو مفید کتابیں

(از مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نے اہل بہاء کی تردید میں گذشتہ سال ذیل کی دو کتب شائع کی تھیں۔

(۱) بہائیت کے متعلق پانچ مقالے۔ (۲) بہائی شریعت اور اس پر تبصرہ

یہ دونوں کتابیں بہائی تحریک کو سمجھنے اور اس کے رد کے لئے بہترین کتابیں ہیں۔ مکرم مولوی صاحب نے ان دونوں کتب میں شرح و بسط کے ساتھ بہائیوں کے ان اعتراضات کے بھی جوابات دیئے ہیں جو اسلام کی تعلیم پر قولاً و عملاً یہ لوگ کر رہے ہیں۔ بہائیت کی تاریخ اور شریعت کی تفصیل بھی جسے بہائی لوگ مخفی رکھتے ہیں ان دونوں کتابوں میں ہے۔ ان دونو کتب کی قیمت صرف چار روپے ہے اور مکتبہ الفرقان ربوہ سے مل سکتی ہیں۔

میں جملہ جماعتوں کے امراء۔ مربیان اور ذمہ وار کارکنوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان ہر دو مفید کتب کو ضرور خریدیں اور ان کے مطالعہ کے لئے احباب جماعت کو بھی زیادہ سے زیادہ تلقین کریں۔ ان دنوں بہائیوں کی تبلیغی مساعی کے پیش نظر ان کتب کا مطالعہ نہایت ہی مفید اور مؤثر ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

مرزا شریف احمد
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

تیسری بناء اسلام

پانچ بناء اسلام میں سے تیسری بناء اسلام ادائیگی زکوٰۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت اس فریضہ کو بشاشت قلبی کے ساتھ ادا کرتے چلے آئے ہیں۔ تاہم بطور تحریک و یاد دہانی نظارت ہذا کی طرف سے ان کی خدمت میں چٹھیاں بھیجی گئی ہیں۔ براہ مہربانی زکوٰۃ کی رقوم ارسال مرکز کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

اس کے علاوہ اگر کسی دوست کے علم میں کوئی ایسے بھائی ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں سے اس رنگ میں نوازا ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو ان کو بھی یہ نیک تحریک کی جائے

جزاکم اللہ احسن الجزاء ناظر بیت المال ربوہ

ضروری تصحیح بابت فہرست چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان

(۱) الفضل مؤرخہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۶ پر فہرست مرمت مقدس مقامات قادیان کے عنوان کے نیچے ۴۰ پر نواب زادہ میاں محمد امین خانصاحب کی طرف سے -/۲۵ روپے کی رقم درج ہے۔ افسوس ہے کہ نواب زادہ صاحب موصوف کی سکونت بجائے بنوں کے غلطی سے ہوتی ضلع مردان شائع ہو گئی ہے جس کا دفتر ہذا معذرت خواہ ہے۔

(۲) الفضل مؤرخہ یکم دسمبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۵ پر فہرست مرمت مقدس مقامات قادیان کے عنوان کے نیچے ۱۹ پر عبداللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاگووالہ موضع نیل کوٹ ملتان کے نام پر -/۲ روپے کی رقم درج ہے جو کہ دراصل چوہدری سلطان علی خاں صاحب بھاگووالہ موضع نیل کوٹ ملتان کی طرف سے تھی اور عبداللطیف صاحب نے صرف وہاں سے یہ رقم ارسال فرمائی تھی۔ اس غلطی کی بھی درستی فرمائی جائے۔ اس کا بھی دفتر ہذا معذرت خواہ ہے۔ انچارج دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ ضلع جھنگ

ایک اہم اجلاس

سیکرٹریان مال و تحریک جدید نوٹ فرمائیں

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۹/۱۲/۵۶ کو بعد نماز عشاء تحریک جدید کے مالی امور پر غور کرنے کیلئے سیکرٹریان مال و تحریک جدید جماعتہائے احمدیہ کا ایک اہم اجلاس انشاء اللہ العزیز دفتر وکالت مال تحریک جدید میں منعقد کیا جائے گا۔

مذکورہ عہدیداران جوں جوں مرکز میں تشریف لاتے جائیں وہ وکالت مال میں اپنی آمد اور اجلاس میں شمولیت کی اطلاع مرحمت فرماتے جائیں۔ چونکہ اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد کا علم قبل از وقت ہونا ضروری ہے اس لئے مکرر درخواست ہے کہ عہدیداران اپنی شمولیت کے متعلق وکالت مال کو ضرور قبل از وقت مطلع فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

عہدیداران تحریک جدید سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطاب

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے۔ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عزت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہے۔ کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے ہیں اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔ پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے بھی چندہ وصول کرنے کا ثواب ملتا ہے اور یہ وہ امر ہے جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرما چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے اسے بھی ثواب ملتا ہے۔ اور جو دوسرے کو نیکی کی تحریک کرے اسے دوہرا ثواب ملتا ہے ایک خود نیکی کرنے کا اور دوسرا نیکی کرنے کی تحریک کرنے کا۔ اسی طرح تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے"

اب جبکہ وعدہ جات کی وصولی کا ہفتہ شروع ہو چکا ہے ہر عہدیدار خدام الاحمدیہ بلکہ ہر خادم کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس ہفتہ میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تحریک جدید کے دفتر دوم میں شامل کر کے اپنے نامہ اعمال میں اضافہ کرے۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

الحجۃ البالغہ

از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی یہ نہایت ہی لطیف تصنیف پہلی مرتبہ ۱۹۱۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ جسے اب مناسب ترمیم و اضافہ کے بعد دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ وفات مسیح کے متعلق جس قدر دلنشین اور دلآویز طریقہ سے اس مختصر رسالہ میں بحث کی گئی ہے۔ اور مسئلہ کے ہر پہلو کو جس عمدگی کے ساتھ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ دلائل جس قدر آسان اور شگفتہ پیرائے میں دیئے گئے ہیں۔ وفات مسیح کی ضرورت اور اہمیت کو جس سلاست کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق قرآن کریم۔ حدیث شریف اقوال ائمہ اور عقلی و نقلی ثبوت جس کثرت کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ انہیں دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ در حقیقت دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے اتنے مختصر سے رسالے میں جو چھوٹی تقطیع کے ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس مہتم بالشان مسئلہ کو ایسی عمدگی اور ایسی جامعیت کے ساتھ بیان کر دینا حضرت صاحبزادہ صاحب ہی کا حصہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی تحریر میں ایک خاص خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ جس مسئلہ پر بھی قلم اٹھاتے ہیں اسے ایسی سلاست۔ ایسی روانی اور ایسے دلنشین طرز پر بیان فرماتے ہیں کہ اس کے سمجھنے میں کسی قسم کا بھی شبہ باقی نہیں رہتا اور پڑھنے والا پوری طمانیت اپنے دل میں پاتا ہے۔ یہ خصوصیت اس رسالہ میں نہایت واضح طور پر نمایاں ہے۔ یہ دلآویز اور بے حد مفید رسالہ یقیناً اس قابل ہے کہ غیر احمدی اصحاب میں اس کی کثرت کے ساتھ اشاعت کی جائے۔ شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو اسے پڑھنے کے بعد حیات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہ سکے۔ یہ رسالہ صرف اپنی معنوی خوبیوں کے لحاظ سے ہی لائق ستائش نہیں۔ بلکہ اس کی ظاہری سج دھج۔ اس کی کتابت۔ طباعت کاغذ بھی عمدہ دیدہ زیب اور قابل تعریف ہے۔ عام اشاعت کی خاطر قیمت بھی کم رکھی گئی ہے۔ یعنی قیمت فی نسخہ ۱۰/ مگر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کرنے والوں کو ۸/ فی نسخہ کے حساب ہی مل سکے گا۔ امید ہے احباب جماعت اس کی اشاعت میں کافی حصہ لیں گے۔

نوٹ:۔ کاغذ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت صرف ۱۰/ تاجروں کو ۲۵ فی صدی کمیشن

ملنے کا پتہ:۔ "احمدیہ کتابستان" ربوہ

احمدیت کی ننھی کتاب باتصویر ۱۲/

ننھے میاں خط لکھ رہے ہیں

اور پہلی ۶/ دوسری ۱۰/ چھپ گئی۔ ابھی آرڈر بھیج دیجئے۔ تاکہ ختم نہ ہو جائے جلسہ سالانہ ربوہ پر گول بازار میں ملے گی۔ آتے ہی خرید لیں۔ ایسا نہ ہو کتاب ختم ہو جائے اور آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ اسلم سنز۔ ربوہ

اوقات روانگی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰¾	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵½	نوٹ:۔ لاہور سرگودہا کے درمیان پانچ گھنٹے۔ اور سرگودہا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)						
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½							

اعانت الفضل

(۱) بیگم ڈاکٹر عبد الغفور خانصاحب معرفت پاک ریز لاہور نے اپنی دختر طاہرہ کوکب کے ایم بی۔ بی۔ ایس کے تیسرے سال میں کامیابی پر مبلغ دس روپیہ برائے اعانت الفضل بتوسط دفتر حفاظت مرکز ارسال فرمائے ہیں جزاہما اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ ان کی یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو آمین

(۲) مکرم مرزا امین بیگ صاحب ابن مکرم مرزا معظم بیگ صاحب افسر دار الضیافت ربوہ نے امسال خدا تعالےٰ کے فضل سے میڈیکل امتحان میں نمایاں اور شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ یعنی یونیورسٹی بھر میں پانچویں نمبر پر آئے ہیں۔ اس خوشی میں مکرم مرزا معظم بیگ صاحب نے پانچ روپیہ بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرزا امین بیگ صاحب کو مزید ترقیات بھی عطا فرماتا رہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم و محترم قاضی انور صاحب تاجپورہ لاہور جو لاہور کے پرانے مخلصین میں سے تھے ۱۱ دسمبر ۱۹۵۶ء کو قریباً ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور پسماندگان کو ہدایت کے سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عبد الرحمٰن الہی پارک لاہور

احباب جماعت کی خدمت میں

ایک ضروری گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام بالکل قریب آ گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب اس مقدس اجتماع میں شریک ہونے کے لئے ابھی سے تیاری فرما رہے ہوں گے۔ چونکہ ہمارا یہ اجتماع خالص روحانی اور مذہبی رنگ رکھتا ہے۔ اس لئے وہ تمام دوست جو اس موقعہ پر ربوہ تشریف لانے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ان ایام کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کریں۔ اور کوشش کریں کہ نہ تو ان کی زبان کسی کی دل آزاری کا باعث ہو اور نہ ان کا عمل کسی کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو۔

بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ منافقین جو جماعت مبائعین سے علیحدہ ہوئے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ وہ اس اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوستوں میں اپنے زہر آلود ٹریکٹ تقسیم کریں اور جماعت کو اشتعال دلانے کی کوشش کریں اگر کوئی ایسا واقعہ ہو اور ان کی طرف سے اشتعال انگیز ٹریکٹ یا اشتہارات تقسیم ہوں تو جماعت کے تمام دوستوں کا فرض ہے کہ وہ صبر اور برداشت سے کام لیں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو امن کے منافی ہو ہاں اگر وہ ان ٹریکٹوں کو ناقابل برداشت سمجھیں تو زیادہ سے زیادہ انہیں پھاڑ کر الگ ہو جائیں یا دفتر مرکزیہ میں ٹریکٹ پہنچا دیں۔ مگر زبان سے پھر بھی کوئی جواب دینے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص بات کرے تب بھی خاموشی کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے چلے جائیں۔ اور نظارت امور عامہ کو اطلاع پہنچا دیں۔ قرآن کریم نے مومنوں کو یہی نصیحت فرمائی ہے کہ اگر تم کسی مقام پر اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزاء ہوتا سنو تو ایسی مجالس سے فوراً الگ ہو جاؤ۔ کیونکہ اسلام نہ تو یہ پسند کرتا ہے کہ مومنوں میں بے غیرتی پیدا ہو اور نہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ پس ایسے مواقع پر نہ تو کسی سے بحث کی جائے نہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا جائے۔ نہ ٹریکٹوں کی تقسیم پر کوئی ایسا رویہ اختیار کیا جائے۔ جو قابل اعتراض ہو۔ اور اس بارہ میں ہر قسم کی بحث اور گفتگو سے قطعی طور پر اجتناب کیا جائے۔ بے شک دشمن کی یہی کوشش ہو گی۔ کہ وہ آپ لوگوں کو اشتعال دلائے۔ لیکن آپ لوگوں کا یہ کام ہے کہ جہاں ایسی باتیں سنیں وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ اور زیادہ تر دعاؤں اور ذکر الٰہی اور استغفار میں اپنا وقت بسر کریں۔ کیونکہ اصل کامیابی وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے نظارت امور عامہ کو ایسی اطلاعات سے باخبر رکھنا آپ لوگوں کا قومی فرض ہے۔

(ناظر امور عامہ) ۱۳/۱۲/۵۶

تانگہ بان متوجہ ہوں

وہ دوست جو جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی ربوہ کی حدود کے اندر تانگہ چلانا چاہتے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اس کے لئے نظامت استقبال سے باقاعدہ اجازت لیں۔ بصورت دیگر ان کو تانگہ چلانے کی اجازت نہ ہو گی۔

نیز ان کے لئے کرایہ جات کی شرحیں مرتب کر دی گئی ہیں۔ ان کو ان مقررہ شرحوں کا ہر صورت میں لحاظ رکھنا ہو گا ۲۰ دسمبر تک نظامت استقبال کا دفتر میرے مکان واقعہ کوارٹرز تحریک جدید میں ہی ہو گا۔ اس کے بعد اسٹیشن پر

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

جلسہ سالانہ اور قلی حضرات

ایسے تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے قبل از وقت اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وہ جلسہ سالانہ پر بطور قلی یا مزدور کام کرنا چاہتے ہیں تو اپنی درخواستیں کسی مخلص معتبر احمدی دوست کی ضمانت کے ساتھ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۶ء تک دفتر نظامت استقبال میں پہنچا دیں۔ تعداد مقررہ کے بعد پہنچنے والی درخواستیں قبول نہ کی جائیں گی

ہر درخواست کنندہ دوست کو یہ امر ملحوظ رکھ کر درخواست دینی ہو گی کہ اس نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی ہر طرح سہولت کا خیال رکھنا ہے۔ نیز نظامت استقبال کی مقرر کردہ اجرتوں سے زائد ایک پائی کا بھی مطالبہ نہیں کرنا اور اسی طرح مرکز سلسلہ کی طرف سے عائد ہونے والی تمام پابندیوں کی پورے طور پر تعمیل کرنی ہے۔ فی الحال نظامت استقبال کا دفتر میرے مکان میں ہی ہو گا جو تحریک جدید کے کوارٹروں میں سے ایک کوارٹر ہے

ابو المنیر نور الحق ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴